سوال

(43) فوت شدگان کی طرف سے فرضی روزے رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کے ذمہ فرضی روزہ فوت شدہ کامل مہینہ بھر کا ہو تو اس کے وارث کے بیٹا بیٹی اور نانی نواسی بہو وغیرہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور سب مل کر دو چار چار روزے رکھ دیں یا اکیلا ایک شخص؟ اگر اکیلا شخص نہ رکھ سکے تو ادائے گی کی کیا صورت ہے؟ اور فورا رکھیں یا دو چار سال بعد بھی رکھ سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کے تمام قرابت دار وارث ہوں یا غیر وارث عصبہ ہوں یا غیر عصبہ؟... دو دو چار روزہ رکھ کر میت کی طرف سے قضا دے سکتے ہیں۔ وَاختَلَفَ المُجِيزُونَ فِي المُرَادِ بِقَولِهِ وَلِيُّه فَقِيلَ كُلُّ قَرِيبٍ وَقِيلَ الوَارِثُ خَاصَّةً وَقِيلَ عَصَبَتُهُ وَالأَوَّلُ أَرجَحُ وَالثَّانِي قَرِيبٌ وَيَرُدُّ الثَّالِث قِصَّةُ المَرأَةِ الَّتِي سَأَلَت عَن نَذرِ أُمِّهَا وَاختَلَفُوا أَيضًا هَل يَختَصُّ ذَلِكَ بِالوَلِيِّ لِأَنَّ الأَصلَ عَدَمُ النِّيَابَةِ فِي العِبَادَةِ البَدَنِيَّةِ وَلِأَنَّهَا عِبَادَةٌ لَا تَدخُلُهَا النِّيَابَةُ فِي الحَيَاةِ فَكَذَلِكَ فِي المَوتِ إِلَّا مَا وَرَدَ فِيهِ الدَّلِيلُ فَيُقتَصَرُ عَلَى مَا وَرَدَ فِيهِ وَيَبقَى البَاقِي عَلَى الأَصلِ وَهَذَا هُوَ الرَّاجِحُ وَقِيلَ يَختَصُّ بِالوَلِيِّ فَلَو أَمَرَ أَجنَبِيًّا بِأَن يَصُومَ عَنهُ أَجزَأَ كَمَا فِي الحَجِّ وَقِيلَ يَصِحُّ استِقلَالُ الأَجنَبِيِّ بِذَلِكَ وَذَكَرَ الوَلِيَّ لِكَونِهِ الغَالِبَ وَظَاهِرُ صَنِيعِ البُخَارِيِّ اختِيَارُ هَذَا الأَخِيرِ وَبِهِ جَزَمَ أَبُو الطَّيِّبِ الطَّبَرِيُّ وَقَوَّاهُ بِتَشبِيهِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ بِالدَّينِ وَالدَّينُ لَا يَختَصُّ بِالقَرِيبِ (فتح الباری جلد 4/194)

بہتر اور اولی یہ ہے کہ اولیا قضا دے کر جلد سبکدوش اور بر الذمہ ہو جائیں اور اگر وہ ایک سال موخر کر دیں تو گناہ نہیں ہو گا اور نہ فدیہ واجب ہو گا۔ لیکن یہ احتیاط کے منافی ہے اس لیۓ حتی الامکان جلد قضائی روزے رکھ دینے چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں من مات وعلیہ صام عنہ ولیہ (بخاري مسلم) یہ حدیث مطلق ہے اس میں کسی وقت کی تعیین اور تقیید نہیں ہے۔ محدث

مریض دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک: تو وہ جس کے بیماری سے شفایات ہونے کی امید ہو ایسا مریض اگر شفایاب ہونے کے بعد باوجود وقت ملنے کے اپنے روزوں کی قضا نہ کر سکا اور مر گیا تو اس روزوں کی قضا اس کے اولیا کریں اور اگر وہ اسی بیماری میں مر گیا تو تو اس پر قضا واجب نہیں کیونکہ اس کو قضا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

دوسری قسم: ایسے مریض کی ہے جس کو بیماری سے شفا پانے کی امید نہیں جیسے: مفلوج یا آخری درجہ کا ٹی بی کا مریض تو ایسے شخص پر روزوں کی قضا نہیں بلکہ وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

ریحانہ کی طرف سے اس کروزوں کی قضا تم یا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے چھوٹے ہوئے روزوں کے بدلے کھانا کھلانا کافی ہو گا بلکہ اس طبیعت روزہ رکھنے کے لائق

ہوجائے قضا کرے کیوں کہ اس کی موجودہ تکلیف وشکایت اورکمزوری کے ختم ہوجانے کی پوری امید ہے نیز کوئی شخص کسی زندہ کی طرف سے نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ نماز پڑھ سکتا ہے چاہے وہ کتنا ہی مجبور ومعذور اور عاجز کیوں نہ ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الصیام

صفحہ نمبر 141

محدث فتویٰ